© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

ترجمان کے اس پرچہ کی اشاعت میں تاخیر ہوگئی۔ اور ہم کو نہایت افسوس ہے کہ اس تاخیر سے رسالہ کی اس باقاعدگی میں خلل پڑ گیا جس کو ایک سال سے ہم مشکلات کے باوجود برقرار رکھتے تھے اور جس کو برابر باقی رکھنا چاہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ راقم سطور کو دو ماہ بعض تعلیمی و تبلیغی کاموں کے سلسلہ میں مرکز سے باہر جانا پڑا اور اس میں پورا مہینہ صرف ہو گیا۔ مرکز سے غیر حاضری کی جرأت اس بھروسے پر کی گئی کہ حضرت مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی گردہ کے آپریشن سے فارغ ہو کر مرکز میں تشریف لا چکے تھے اور توقع تھی کہ اب ان کی صحت اس قابل ہو چکی ہے کہ وہ تمام کاموں کو سنبھال سکیں گے۔ لیکن یہ توقع پوری نہیں ہوئی۔ ابھی وہ لکھنے پڑھنے کا کام شروع بھی نہ کر پائے تھے کہ ان کے اسی گردہ میں درد اٹھا جس کا آپریشن ہوا تھا اور درد کی نوعیت ایسی تھی کہ اس طرح کے درد گردہ کی اس طویل بیماری کے سلسلہ میں ان کو اب سے پہلے تجربہ نہیں ہوا تھا۔ مجبوراً پھر ڈاکٹر سے رجوع کرنا پڑا۔ ڈاکٹر نے ایکسرے کا مشورہ دیا۔ ایکسرے سے معلوم ہوا کہ گردہ میں پھر پتھریاں بننی شروع ہو گئی ہیں۔ دو تین پتھریاں چھوٹے دانوں کے برابر کی بالفعل موجود ہیں۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایکسرے کے اس انکشاف کا اس مریض پر کیا اثر ہوا ہوگا جس کو ابھی آپریشن کے کرب سے نکلے ہوئے پورا ایک مہینہ بھی نہ گذرا ہو اور جس کے گردہ سے ایک دو نہیں بلکہ چھوٹی بڑی پانچ پتھریاں نکالی جا چکی ہوں۔ قدرتی طور پر اس چیز کا اثر مولانا پر بہت سخت ہوا۔ مرض کی تکلیف نے ان کے جسم کو بھی مضمحل کیا اور اس کے احساس نے ان کے دماغ اور اعصاب پر بھی اثر ڈالا اور اب وہ پھر اسی طرح مریض اور زیر علاج ہیں جس طرح آپریشن سے پہلے تھے اور ان کی بیماری سے وہ سارے کام پھر تعطل اور التوا میں پڑ گئے جن کے شروع ہونے کی توقع پیدا ہو چکی تھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگرچہ وقت کے حالات کے تقاضے بہت کچھ تھے اور اس تحریک کے سلسلہ میں اندر اور باہر سے آگے کے قدم کے لیے نئے مطالبات پوری قوت کے ساتھ شروع ہو گئے تھے لیکن امیر جماعت کی اس بیماری کی وجہ سے اس اثنا میں ہماری کوشش صرف یہی ہے کہ کسی طرح جماعت کے چلتے ہوئے کاموں کو جوں توں سنبھالے رکھنے کی کوشش کی جائے اور دعوت کے بنیادی کاموں کو مضبوط کیا جائے تاکہ آئندہ جو قدم بھی اٹھے وہ کمزور نہ اٹھے۔ ہم کو اس کوشش میں کامیابی ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی ہے تو کس حد تک ہوئی ہے اس کا بہتر اندازہ ہم سے زیادہ دوسرے کر سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بحالات موجودہ یہ زیادہ سے زیادہ ہے جو ہم کر سکتے ہیں اور جب تک امیر جماعت پوری طرح صحتیاب ہو کر سارے کاموں کو خود سنبھالنے کے قابل نہ ہو جائیں اس وقت تک ہم پیچ کاروں سے اگر اتنا ہی بن آئے کہ ہم بنے ہوئے کاموں کو بگاڑ نہ دیں تو تو ہم سمجھیں گے کہ ہم اپنے ضعف ہمت کے باوجود توفیق الٰہی سے محروم نہیں رہے اور اگر کام کو آگے نہ بڑھا سکے تو کم از کم اتنا تو کر سکے کہ اس کو گرنے سے بچا سکے۔ جو رفقاء اور مخلصین اس کام میں ہمارے ساتھ شریک ہیں ان سے درخواست ہے کہ ہماری اس مجبوری اور پریشانی پر نگاہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے برابر دعا کریں کہ وہ مولانا کو اس بیماری سے نجات دے اور اقامت دین کے جس جہاد کے لیے ہم اٹھے ہیں اس کے لیے ہمیں وہ ہمت، قوت اور صبر ... عطا فرمائے اور پست ہمت اور کمزور ہونے سے محفوظ رکھے۔

اس سفر کے دوران میں بعض رفقائے جماعت اور دوسرے مخلصین سے یہ معلوم ہوا کہ بعض علمی و دینی حلقوں میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ ہم خدانخواستہ ملک کے دینی و مذہبی مراکز کے ارباب حل و عقد اور ان کے دوسرے کارکنوں سے ملنے جلنے میں کوئی عار محسوس کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ ان سے مل کر اور بالمشافہ گفتگو نہیں کر کے استمالت و محبت سے ان کو اس دعوت سے قریب کریں، چاہتے ہیں کہ قلم اور زبان کے زور سے ان کو مرعوب اور اس دعوت کو قبول کرنے پر مجبور کریں۔ مجھ کو یہ بھی بتایا گیا کہ ہمارے اس طرز عمل کی وجہ سے بعض حلقوں میں اچھی خاصی غلط فہمیاں

© rasailojaraid.com